خدام الاحمدیہ کے لئے محترم صدرِ مجلس کا نئے سال کا

پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ــــ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

برادران!　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یکم نومبر سے مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ آئیے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر عاجزی اور انکسار اور تذلل کا طریق اختیار کرتے ہوئے محض اسکی رضا کی خاطر نئے ارادوں، مضبوط تر عزم اور بلند تر ہمت کیساتھ اس نئے سال کا آغاز کریں اور کوشش کریں کہ نفسانی بوجھوں کو اُتار کر ہلکے پھلکے ہو کر اس دروازہ میں داخل ہوں جس میں داخل ہونے کیلئے خدا کے مامور نے ہمیں بلایا ہے۔

توبہ کا دروازہ بہت تنگ دروازہ ہے نفس کی فربہی کے ساتھ کوئی اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا جبتک انسان حنیف نہ ہو جائے اور کلیۃً شرک سے پاک نہ ہو جائے اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے غیر سے اُمید رکھتا ہے یا اس کے غیر سے ڈرتا ہے وہ اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا نہیں رہتا اور آنکھوں کے پانی سے اپنے دل کے زنگ دھونے کی کوشش نہیں کرتا وہ اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا شریر اور بدباطن اور اپنے بھائیوں کا بُرا چاہنے والا جو اپنے سے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور اپنے بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو شخص خدا کے نام کیلئے اور اسکے رسولؐ کی عزت کیلئے اور دینِ اسلام کیلئے غیرت نہیں رکھتا وہ اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ غرض ناخالص رہتے ہوئے اور ناپاک ارادے رکھتے ہوئے ہم ہرگز اس بات کی امید نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں اور خدا کے مقبول بندوں میں شامل کئے جائیں۔

مقصد کے حصول کیلئے تین مراحل ہوا کرتے ہیں۔ اوّل ذرائع کا حصول جن سے وہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ دوم مقصد کو حاصل کرنے کا جذبہ اور عزم اور پھر سوم مقصد کے حصول کے لئے اپنی ساری طاقتوں کو صرف کر دینا اور پوری جدوجہد اور کوشش سے اپنی مراد کو پا لینے کیلئے کوشاں ہو جانا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پہلے دو مراحل طے کر چکی ہے۔ ہماری تنظیم خدا کے فضل سے مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے اور خدا کے فضل سے نوجوانوں کے اندر خدمتِ دین اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا جذبہ بھی پیدا ہو گیا ہے اور انکے ایمانوں میں ایک نئی زندگی اور نئی حرارت پیدا ہو گئی ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہم تیسرا قدم بھی اٹھائیں اور اس جذبۂ ایمان و اخلاص سے کام لیکر جو نوجوانوں کے اندر پیدا ہوا ہے اور اس ایمانی حرارت سے کام لیکر جو انکے اندر موجزن ہے اپنے اندر اور اپنے بھائیوں کے اندر صحیح اسلامی اقدار، بلند اخلاق اور بلند کردار پیدا کریں۔ یہی ہمارا اصل کام ہے۔

اگر ہم تنظیم قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور ان کے اندر دینداری کا جذبہ بھی پیدا کر دیتے ہیں لیکن یہ جذبہ اتنا گہرا نہیں ہوتا کہ اس کے نتیجہ میں ان کے سینے کدورتوں سے پاک ہو جائیں، ان کے اخلاق اچھے ہو جائیں، وہ تہذیب اور شائستگی سے رہنا سیکھ لیں تو ہم اپنے مقصد میں ناکام ثابت ہوں گے اور ہماری ساری کوششیں اکارت جائیں گی۔ سچا دین اور سچی دینداری وہی ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں انسان پاک ہو جائے، ہر قسم کی ناکردنی اور پلید باتوں اور گندی زلیست سے مجتنب ہو کر اس پاک ذات کو پانے کے لیے جو اس کا خالق و مالک اور محبوب حقیقی ہے، اپنی طاقتوں کو وقف کر دے۔

وہ خدا جس کی طرف اسلام ہمیں بلاتا ہے سُبّوح و قُدّوس ہے، وہ پاکیزگی اور حُسنِ اخلاق کو پسند کرتا ہے۔ وہ انہی سے محبت کرتا ہے جو سچے دل اور خالص نیت سے اسکے حضور جھکتے ہیں اور ظاہری اور باطنی طور پر اپنے آپکو پاک کرتے ہیں۔ پس میں اپنے بھائیوں سے خدا کے نام پر اور اسکے دین اور اسکے رسول کے نام پر درخواست کرتا ہوں کہ اصلاحِ نفس کی طرف توجہ دیں اور اپنی ساری کوششوں کو قوی کردار کے بنانے اور بلند اخلاق کے حاصل کرنے میں صرف کر دیں۔

ہمیں خدا تعالیٰ نے وہ کتاب دی ہے جس میں سینے کی ساری بیماریوں کا علاج ہے اور وہ پیشوا دیا ہے جو خُلقِ عظیم پر قائم ہے اسلئے ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جو محمدِ عربی فداہ ابی و امی کی غلامی کا دعویٰ کرتا ہے اخلاق میں وہ بلند مقام حاصل کرے کہ دوسری اُمتوں اور دوسری قوموں میں اس کا نمونہ نہ مل سکے۔ یاد رکھیں کہ آدمزاد تدریجاً ترقی کرتا ہے۔ پہلے وہ انسان بنتا ہے اور انسانیت کے اصول سیکھتا ہے۔ پھر با اخلاق انسان بنتا ہے اور پھر باخدا انسان بنتا ہے۔ وہ شخص بڑی سخت غلطی میں مبتلا ہے اور شیطان اسکو دھوکے میں مبتلا کئے ہوئے ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ بلند اخلاق حاصل کیے بغیر صدق و صفا اور عفت و حیا اور وفا اور توکل اور صبر اور شکر اور استقامت اور دوسرے اخلاقِ عالیہ پیدا کئے بغیر وہ خدا کو حاصل کر سکتا ہے۔ جو شخص با اخلاق نہیں وہ باخدا نہیں ہو سکتا۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے قصور معاف نہیں کرتا وہ خدا کی بخشش کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جو شخص خود پسند مغرور، سخت دل، عیب جُو، اپنے بھائیوں کی غیبت کرنیوالا اور حُسنِ ظن کی صفت سے عاری ہے وہ اس پاک ذات کے دامن کو چھو نہیں سکتا۔ پس یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ خدا کو پانے کیلئے ایمان کیساتھ عملِ صالح بھی ضروری ہے۔ ایمان کا وہ درخت جس میں عملِ صالح کے شیریں پھل نہیں لگتے اور اچھے اخلاق کے پھولوں کی مہک سے وہ اپنے ماحول کو معطر نہیں رکھتا مُردہ درخت ہے جو اس قابل ہے کہ کاٹا جائے اور آگ میں جلایا جائے۔ یہی مطلب ہے جو فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ کہ نماز وہ ہوتی ہے جو انسان کو بے حیائیوں اور ناکردنی باتوں سے روکتی ہے۔ نماز وہ ہوتی ہے جس سے انسان بے شر اور دل کا غریب اور حلیم بن جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اخلاق پر بہت زور دیا ہے اسلئے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبودیت ہے اور عبودیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے رب سے محبت اور اخلاص کا ایسا مضبوط تعلق قائم کرے کہ اس کی ذات کا عرفان حاصل کرکے اس کی فرمانبرداری میں ایسا کھویا جائے کہ اس کے اندر صفاتِ الٰہیہ جلوہ گر ہو جائیں۔ اسلامی نقطۂ نظر سے اخلاقِ حسنہ کا مطلب یہی ہے کہ انسان

اسماءِ حسنیٰ کا مظہر اور صفاتِ الٰہیہ کا ظاہر کرنے والا ہو جائے۔

پس بھائیو آؤ کوشش کریں کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت میں کھوئے جاکر اور اس سے محبت و اخلاص اور عبودیت کا تعلق قائم کرکے اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ کا عکس پیدا کریں اور دنیا کی ساری قوموں اور سارے انسانوں سے ہر خوبی، ہر کمال، ہر خلق میں آگے بڑھ کر ثابت کر دیں کہ ہمارا آقا سب انسانوں سے افضل، ہمارا دین سب دینوں سے بہتر اور ہمارے رسولؐ کی اُمت ہی خیرِ اُمت کا نام پانے کی مستحق ہے۔ یہ بات تبھی ثابت ہو سکتی ہے کہ جب ہم صدق و صفا، وفا، عفت، حیا، بے نفسی، بے لوثی، امانت، دیانت، مروت، محنت، عزم و ہمت، عدل و انصاف، ایثار، جرأت اور اقدام، عفو، سخاوت، صبر اور شکر، توکل اور احسان، غرض جمیع اخلاق میں کمال حاصل کرکے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتوں کا احیاء کرکے آپؐ کے اخلاقِ عالیہ کا نظارہ دنیا کو کرا دیں۔

سب سے آخری اور ضروری بات یہ ہے کہ توحید سب خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔ سو سچی توحید کو حاصل کرو اور خدا کے ہو جاؤ اور اس کے ساتھ ایسا تعلق قائم کرو کہ ٹوٹ نہ سکے۔ اس کے رشتہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کے رشتہ کو سب رشتوں سے اور اس کی محبت کو سب محبتوں پر مقدم کر لو۔ بلکہ چاہیئے کہ خدا کے سوا تمہارا کوئی محبوب نہ رہے۔ تمہاری محبت اور تمہارے ارادے اور تمہاری رضائیں سب اسی محبوبِ ازلی کے لئے ہو جائیں۔ قرآن کی حکومت کو اپنے دلوں پر قائم کر لو۔ حرماتِ اسلام کی حفاظت کے لئے تیار رہو اور دینِ اسلام کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچے دل سے محبت کرو۔ سچ جانو اور یقین کرو کہ نوعِ انسان کے شفیع اور نجات دہندہ جن کا پیار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے ہمارے آقا فداہ روحی وجسمانی و ابی و امی محمد مصطفےٰ ہیں۔

میرے عزیزو! زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اور گیا ہوا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ ہمارا مقصد بہت بلند اور ہماری مشکلات بہت زیادہ ہیں اس لئے اپنے وقت کی قدر کرو اور اپنے مقام کو سمجھو اور یہ عزم لیکر کھڑے ہو جاؤ کہ ہم پھر ایک بار توحید کے جھنڈے کو کھڑا کریں گے۔ ساری دنیا سے اسلام کی صداقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور بلند مقام کا اقرار کروائیں گے اور خدا کی حکومت کو قائم کرکے چھوڑیں گے۔ ہم اور جو کچھ ہمارا ہے سب اسی مقصد کے لئے وقف رہے گا۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کے فضل کا سایہ اور اس کی عنایت کی نظر ہم پر رہے۔ وہ ہمیں توفیق دے اور نصرت فرمائے تا ہم اپنے ان سب عہدوں کو پورا کر سکیں جو ہم نے اُس سے کئے ہیں۔ اور اپنی سب امانتوں کو ادا کرنے والے ہوں اور قیامت کے دن اس کے حضور سرخرو ہوں۔ اَللّٰھُمَّ آمین

والسلام

مرزا رفیع احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

۲ ۱۱/۶۲